آئل کے ڈرم پر نقلی اسٹیکر لگا کر آئل بیچنا

مجیب: ابو صدیق محمد ابو بکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1003

تاریخ اجراء: 23 محرم الحرام 1444ھ / 23 اگست 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

آئل کے خالی ڈرم پر نقلی (duplicate) اسٹیکر یا اس کی فوٹو کاپی لگا کر آئل بیچنا کیسا ہے جبکہ جس کمپنی کا اسٹیکر لگایا جا رہا ہے اس کی طرف سے یوں کرنے کی اجازت نہیں ہے اس سے کمپنی کا نام بھی خراب ہوتا ہے اور اس کی مارکیٹ میں ویلیو گرنے کی وجہ سے اسے نقصان ہوتا ہے؟ اور جس کے بارے میں ہمیں معلوم ہو کہ وہ ہم سے کسی کمپنی کے بغیر اس کی اجازت کے اسٹیکر پرنٹ کروا کر یوں دو نمبر کام کرے گا تو اسے اسٹیکر پرنٹ کر کے دینا کیسا؟ نیز جن لوگوں کو یہ بتا کر بیچا کہ یہ اصل نہیں بلکہ نقلی (duplicate) ہے تو کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں خالی ڈرم پر نقلی اسٹیکرز لگا کر ان میں آئل بھر کے بیچنا متعدد وجوہ سے ناجائز ہے:

(1) کمپنیز کی اجازت ووکالت کے بغیر ان کے نام و مونوگرام کے اسٹیکرز لگانا، ناجائز ہے کہ یہ قانوناً جرم ہے اور ہر وہ کام جو قانوناً جرم ہو اور شریعت سے نہ ٹکراتا ہو تو اس کی پاسداری کرنا لازم ہوتا ہے کہ اس کا خلاف کرنے کی صورت میں خود کو سزا و ذلت کے لیے پیش کرنا پایا جائے گا جو کہ جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً، ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے، شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعا بھی روا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 192، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) اس میں دھوکا دینا بھی ہے وہ یوں کہ جن بعض دکانداروں کو معلوم نہیں ہوتا اور بتایا بھی نہیں جاتا ان کو ضرور دھوکا ہوتا ہے کہ یہ اصل کمپنی کی چیز ہے جبکہ وہ کمپنی کی نہیں ہوتی اور دھوکے کی مذمت اور اس کے ناجائز و حرام ہونے میں بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں چنانچہ

صحیح ابن حبان، معجم کبیر امام طبرانی اور جامع صغیر وغیرہ کتب کی حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار." "یعنی جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں اور مکر کرنے والا اور دھوکہ دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ (صحیح ابن حبان جلد 12، صفحہ 369 مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت فیض القدیر میں ہے: "والغش ستر حال الشیئ "یعنی دھوکا سے مراد کسی شی کی اصل حالت کو چھپانا ہے۔ (فیض القدیر، ج 6، ص 240، مطبوعہ بیروت)

(3) کمپنی کی اجازت کے بغیر ان کے نام سے لوکل مال بیچنا ان کی حق تلفی ہے اور انہیں نقصان پہنچانا ہے کہ اس سے ان کا معیار خراب ہوتا ہے یوں کسی کو نقصان پہچانا بھی جائز نہیں ہے۔

فتاوی یورپ میں ہے: "اپنی دوکان یا فارم یا تنظیم کا کوئی نہ کوئی نام رکھ لینے کا حق ہر آدمی کو حاصل ہے لیکن اگر کوئی نام کسی نے رکھ لیا اور اسی نام کے ساتھ اس کا مفاد وابستہ ہو گیا تو اب دوسرے شخص کو یہ حق نہ رہا کہ اسی نام کا استعمال کرے خصوصا ایسی صورت میں جبکہ وہ نام رجسٹریشن بھی ہو چکا ہو کیونکہ اس میں عوام کو دھوکا دینے اور اپنے بھائی کے تجارتی مفاد کو غصب کرنے کے علاوہ آئینی جرم کا ارتکاب بھی ہے۔۔۔۔۔ کسی دوسرے کو اسے نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں کیونکہ شریعت اسلامیہ نے نقصان وضرر برداشت کرنے اور کسی کو نقصان وضرر پہنچانے دونوں سے منع فرمایا ہے "لاضرر ولاضرار فی الاسلام" پس کوئی سامان خرید کر اس کی نقلیں اتارنا پھر اسے بازار میں فروخت کرنا اس کی کمپنی یا اصل موجد یا بائع کو نقصان وضرر پہنچانا ہے اور جہاں یہ صورت پائی جائے اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔" (فتاوی یورپ، ص 443 تا 444، شبیر برادرز لاہور)

(4) نیز اس میں جھوٹ کا بھی شائبہ ہے کہ جو آئل کمپنی کا نہیں ہے اس پر کمپنی کا مونوگرام لگانا اسے جھوٹ کا جامہ پہنانا ہے کہ خلاف واقع بات کا اظہار ہے اور بات کا واقع کے مطابق نہ ہونا جھوٹ ہوتا ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: "ظاہر ہے کہ یہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت پر اظہار جوانی کرے۔ جوان ہے نہیں اور اس کی نگاہ میں جوان بنے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے"
(فتاوی رضویہ، ج 23، ص 494، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

رہی بات ایسے شخص کو کمپنی کے اسٹیکر بنا کر دینا جس کے بارے میں معلوم ہے کہ یوں دو نمبر کام کرے گا تو یاد رہے کہ مذکورہ اسٹیکر تیار کر کے اسے دینے کی اجازت نہیں کہ یہ اس کے دھوکے وغیرہ میں معاونت ہے اور گناہ کے کام میں معاون و مددگار بننا بھی گناہ ہے۔

رہی یہ بات کہ خریدار کو یہ بتا دینا کہ یہ اصل نہیں بلکہ ڈپلیکیٹ ہے تو اس کا فی نفسہ یہ بیچنا جائز ہو جائے گا، مگر اس میں یہ خرابیاں مثلا کمپنی کی حق تلفی، غیر قانونی ہونا وغیرہ باقی رہیں گی لہذا یہ کام کرنے کی ہی اجازت نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net